REGD. No: L. 5254

ٹیلیفون نمبر ۴۹ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۴ نبوت ۱۳۴۰ ہش ۴ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

تحریک جدید کے سالِ نو کے اعلان کے بعد

تین دن کے اندر اندر ایک لاکھ پانچ ہزار روپے کے وعدے

نیکی کو اول وقت میں بجالانے کا قابلِ قدر جذبہ تحریکِ جدید کی عظیم الشان برکات میں سے ایک برکت

تحریک جدید کی بے شمار برکات میں سے ایک غیر معمولی برکت یہ ہے کہ اس نے جماعت کے افراد میں نیکی کو اول وقت میں بجالانے کا قابل قدر جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ جس کے زیر اثر مخلصین جماعت ہمیشہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اولٰئک یسارعون فی الخیرات کا مصداق بننے کی سعی بلیغ فرماتے ہیں۔ ہمارے محسن اور مربی خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کو جن اغراض و مقاصد کے ساتھ جاری فرمایا۔ ان میں اہم رنگ کی تربیت بھی شامل تھی کہ افراد جماعت میں دین کی خاطر قربانیوں کے لئے صحابہ کرام جیسا جوش پیدا ہو جائے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لانے کی کوشش کرتے ہیں"

چنانچہ ہر سال تحریک جدید کے اعلان پر مخلصین جماعت میں واقعی صحابہ رض کا سا جوش اور روح مسابقت دیکھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے والحمد للہ علیٰ ذالک

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

محلہ دار الصدر جنوبی کی طرف سے

مبلغینِ اسلام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی مشترک تقریب

ربوہ ۳ نومبر۔ کل شام کمیٹی دوم تحریک جدید میں محلہ دار الصدر جنوبی کی طرف سے ممالک بیرون سے تشریف لانے والے اور فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی غرض سے باہر تشریف لے جانے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی ایک مشترک تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال نے ادا فرمائے۔ بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مبلغین میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شاد مبلغ نائیجیریا اور مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ ماریشس شامل تھے۔ اور ممالک بیرون تشریف لے جانے والے مبلغین میں مکرم مولوی امام الدین صاحب اور مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ایم بی بی ایس شامل تھے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد جو مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری نے کی، پہلے چوہدری عبد العزیز صاحب صدر محلہ دار الصدر جنوبی نے مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں تشریف لانے والے مبلغین کی طرف سے مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے اور جانے والے مبلغین کی طرف سے مکرم مولوی امام الدین صاحب نے اپنی جوابی تقاریر میں اس عزت افزائی پر اہل محلہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی درخواست کی

آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

کرنل ڈاکٹر محمد یوسف صاحب بخیریت نائیجیریا پہنچ گئے

لیگس (بذریعہ تار) مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف صاحب یکم نومبر ۱۹۶۱ء کو بخیریت نائیجیریا کے دار الحکومت لیگس پہنچ گئے ہیں۔ آپ نائیجیریا جانے کے لئے مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ سے بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہوئے تھے۔ آپ میڈیکل مشنری کی حیثیت سے وہاں تشریف لے گئے ہیں — مورخہ ۲۵ اکتوبر کو آپ کے اعزاز میں وکالت تبشیر کی طرف سے مکرم حافظ عبد السلام صاحب قائمقام وکیل اعلیٰ کی زیر صدارت ایک الوداعی تقریب منعقد کی گئی تھی، جس میں مکرم بشارت احمد صاحب بشیر قائمقام وکیل التبشیر نے الوداعی ایڈریس پیش کیا تھا۔ نیز آپ کی جوابی تقریر اور صاحب صدر کے صدارتی ارشادات کے بعد حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے دعا کرائی تھی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور انسانیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید سفرِ یورپ سے ربوہ واپس تشریف لے آئے

ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر سفر یورپ سے بخیر و عافیت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کراچی اور لاہور ہوتے ہوئے مورخہ ۲۹ اکتوبر بروز اتوار ۲ بجے بعد دوپہر بذریعہ موٹر کار ربوہ پہنچے تھے۔ آپ یہاں دو ایک روز قیام فرمانے کے بعد پھر لاہور واپس تشریف لے گئے اور آجکل وہیں قیام فرما ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کی سفر یورپ سے واپسی کو آپ کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے۔ اور آپ کے اس سفر کے اسلام اور احمدیت کے حق میں نیک نتائج پیدا فرمائے آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

موجودہ صورت میں بیمہ جن اصولوں پر چلایا جا رہا ہے وہ ناجائز ہیں

شریعت میں سود بھی منع ہے اور جوا بھی منع ہے اور یہ دونوں چیزیں بیمہ میں پائی جاتی ہیں

فرمودہ ۲۵ر جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؛

فرمایا:- ایک صاحب نے سوال کیا ہے کہ آجکل فسادات کی وجہ سے جو نقصانات ہو رہے ہیں۔ ان میں مسلمانوں کا نقصان زیادہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ ان کی مالی حالت کمزور ہے اور دوسری قوموں کے پاس چونکہ روپیہ ہے اس لئے وہ اپنی حفاظت کے سامان کر سکتی ہیں۔ کیا ایسی صورت میں

بیمہ جائز ہے یا ناجائز؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جس چیز کو شریعت نے ناجائز قرار دیا ہے وہ ہر حال ناجائز ہے۔ چاہے نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے۔ آخر وفاداری کا پتہ بھی تو نقصان یا دکھوں کے وقت ہی لگا کرتا ہے۔ نفع اور آرام کے وقت تو ہر شخص وفاداری دکھا سکتا ہے۔ بیمہ کوئی ایسی چیز تو ہے نہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی تھی۔ اس لئے لفظ

بیمہ کا ثبوت

نہ تو ہمیں قرآن کریم سے ملتا ہے اور نہ ہی احادیث سے ملتا ہے۔ ہاں قرآن کریم اور احادیث سے کسی چیز کے جائز یا ناجائز ہونے کے اصول کا پتہ ضرور لگ جاتا ہے۔ اور ان اصول کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ موجودہ صورت میں بیمہ جن اصول پر چلایا جا رہا ہے۔ وہ شریعت کے خلاف ہیں۔ شریعت میں سود بھی منع ہے اور جوا بھی منع ہے۔ اور یہ دو تو چیزیں بیمہ کے اندر پائی جاتی ہیں۔

بیمہ کے موجودہ اصول

کے مطابق نہ تو یہ سود کے بغیر چل سکتا ہے اور نہ جوئے کے بغیر۔ پس سود اور جوئے کی وجہ سے ہماری شریعت بیمہ کی موجودہ صورت کو جائز قرار نہیں دے سکتی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ بیمہ منع ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ بیمہ کی موجودہ صورت منع ہے۔ ہمیں بیمہ کے لفظ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ اس کی تفصیل کے ساتھ تعلق ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی وقت ایسا بھی آجائے جبکہ

بیمۂ زندگی

کی موجودہ صورت بدل جائے۔ اور سود اور جوا دونوں ہی اس میں نہ رہیں اور اسے خالص اسلامی اصول کے ماتحت چلایا جائے ایسی صورت میں اس کے جواز کا فتوےٰ دے دیا جائے گا۔ بہرحال ہم لفظ بیمہ کو ناجائز قرار نہیں دیتے۔ بلکہ بیمہ کی موجودہ شکل اور اس کی موجودہ تفاصیل کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

دوسرا سوال

ایک دوست نے یہ کیا ہے کہ یوپی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ہر شخص جس کے پاس کوئی موٹر ہے وہ اس کا بیمہ کرائے۔ کیا یہ جائز ہے؟ اس کے متعلق بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ حکم صرف یوپی گورنمنٹ کا ہی نہیں بلکہ پنجاب میں بھی گورنمنٹ کا یہی حکم ہے۔ یہ بیمہ چونکہ قانون کے ماتحت کیا جاتا ہے۔ اور حکومت کی طرف سے اسے جبری قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اپنے کسی ذاتی فائدہ کے لئے نہیں۔ بلکہ حکومت کی اطاعت کی وجہ سے یہ بیمہ جائز ہے ؛ (باقی)

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

دین کو ہر حال میں دنیا پر مقدّم کرنا چاہیئے

دیکھو دو۲ قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے نہیں صحابہ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔

میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔ مال چونکہ تجارت سے بڑھتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے بھی طلب دین اور ترقی دین کی خواہش کو ایک تجارت ہی قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے۔ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے۔ پس میں بھی خدا تعالےٰ کے ان ہی الفاظ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ"

(ملفوظات جلد سوم ۱۹۳-۱۹۴)

مرکز میں رہائش اور ملازمت کے خواہشمند احباب توجہ فرمائیں

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بعض ایسے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو دفتری امور کا تجربہ رکھتے ہوں۔ ٹائپ جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ نیز کم از کم میٹرک ہونا لازمی ہے۔ خواہشمند احباب انٹرویو کے لئے دفتر ہذا میں ۱۲ر نومبر کو ٹھیک دس بجے پہنچ جائیں۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ اور متعلقہ امیر پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ مجلس مقامی کی تصدیق ہمراہ لانی ضروری ہے۔ سفر خرچ کی ذمہ واری درخواست دہندہ پر ہوگی۔

قائمقام معتمد خدام الاحمدیہ ربوہ

درخواست دُعا

میری اہلیہ کا ۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو گنگا رام ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا جو اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم اور احباب جماعت کی دعاؤں سے کامیاب رہا ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے اور آئندہ بھی ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

خاکسار:۔ (چوہدری) عبدالرحمٰن
بی اے۔ بی ٹی سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۱ء کے موقعہ پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا افتتاحی خطاب

نوجوان عزیزوں کو بعض نصائح

مؤرخہ ۲۰۔اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز جمعہ اڑھائی بجے بعد دوپہر مجلس خدام الاحمدیہ کے بیسویں سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جو روح پرور افتتاحی خطاب فرمایا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کی غرض سے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

عزیزان کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے اجتماع کے افتتاح کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ جیسا کہ شاید آپ صاحبان کو علم ہے میں ایسے اجتماعوں میں شرکت کا عادی نہیں ہوں اور علیحدہ بیٹھ کر تحریری خدمت بجا لانے یا دفتر میں انتظامی فرائض ادا کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ مگر اس وقت امام کے حکم کے ماتحت اپنی طبیعت اور مزاج کے خلاف حاضر ہو گیا ہوں۔

سب سے اوّل تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس اجتماع سے غیر حاضری میرے دل میں بلکہ ہم سب کے دل میں ایک بے چین کرنے والی یاد پیدا کر رہی ہے۔ کیونکہ خدام الاحمدیہ کے نظام کے بانی مبانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی تھے جنہوں نے تئیس ۲۳ سال ہوئے ۱۹۳۸ء میں اس مبارک نظام کی بنیاد رکھی۔ جو خدا کے فضل سے نوجوانوں میں زندگی کی روح پھونکنے اور خدمت کا جذبہ پیدا کرنے اور اتحاد اور تعاون کا سبق دینے میں نہایت درجہ مؤثر اور کامیاب ثابت ہوا ہے۔ پس سب سے پہلے میں حاضر الوقت خدام سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آؤ اس وقت ہم سب مل کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کے لئے دعا کریں۔ تاکہ خدا کے فضل سے حضور پھر پہلے کی طرح ایسے اجتماعوں میں شریک ہو کر اپنے روح پرور خطابوں سے احمدی نوجوانوں کو گرمایا کریں۔ اس کے ساتھ ہی دوسری ضروری دعاؤں کو بھی شامل کر لیا جائے۔

(اس وقت سب حاضرین نے مل کر اجتماعی دعا کی)

اس کے بعد میں اپنے نوجوان عزیزوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی عمر کے اس دور کو غنیمت سمجھیں۔ بے شک عام حالات میں یہ عمر غفلت کی عمر سمجھی جاتی ہے مگر جو نوجوان اس عمر میں اپنے فرض کو پہچانیں اور اپنے ایمان اور اپنے عمل کو درست رکھیں اور جماعت اور اس کے نظام کے ساتھ پختہ طور پر منسلک رہ کر اپنے آپ کو اسلام اور احمدیت کے لئے مفید وجود بنائیں وہ یقیناً خدا کے فضلوں سے غیر معمولی حصہ پائیں گے۔ ایک دفعہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا مومن افضل ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا وہ شخص سب سے افضل ہے جس کی نوجوانی کی عمر تقویٰ اور دین داری میں گذرے۔ پس عزیزو خوش ہو کہ آپ عمر کے اس دور میں ہیں جس میں آپ ذرا سی کوشش اور تھوڑی سی توجہ سے بھاری افضلیت کا درجہ پا سکتے ہیں۔

آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خلافتِ ثانیہ کا دور زیادہ تر نوجوانوں کے ساتھ ہی شروع ہوا تھا۔ کیونکہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خدا کی مشیت کے ماتحت خلیفہ چُنے گئے تو اس وقت آپ کی عمر صرف پچیس سال کی تھی جو گویا ایک طرح سے بچپن کی عمر ہے۔ اور جب نظارتیں قائم ہوئیں تو آپ کے ساتھ ناظروں کے عہدوں پر کام کرنے والے بھی زیادہ تر نوجوان ہی تھے۔ چنانچہ جب ابتدائی ۱۹۲۱ء میں نظارتیں بنیں تو ابتدائی ناظروں میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال مرحوم اور مولوی عبدالرحیم صاحب درد مرحوم اور سیّد ولی اللہ شاہ صاحب اور یہ خاکسار شامل تھے۔ اور میری اور درد صاحب مرحوم کی عمر اُس وقت ستائیس اٹھائیس سال سے زیادہ نہیں تھی۔ مگر ہم نے خدا کے فضل سے حضور کی قیادت میں نظارتوں کے کام کو اس طرح سنبھالا کہ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں (ولا فخر) کہ اُس وقت کی نظارت آج کل کی نظارت سے بحیثیت مجموعی زیادہ مضبوط اور زیادہ چوکس اور زیادہ متحد تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ مشاورت میں ایک ناظر کی رپورٹ پیش ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بڑی خوشی کے ساتھ فرمایا تھا کہ یہ رپورٹ ایسی ہے کہ بڑی بڑی حکومتوں کے تجربہ کار وزیروں کی رپورٹوں کے ساتھ مقابلہ کر سکتی ہے۔

پھر یہ تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) نے خدا کے حکم سے رسالت کا دعویٰ کیا تو اُس وقت بھی آپ کے ماننے والوں میں اکثر نوجوان ہی تھے۔ چنانچہ حضرت علیؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت سعدؓ وقاص کی عمریں دس سال سے لیکر تئیس ۲۳ چوبیس ۲۴ سال کے اندر اندر تھیں۔ مگر انہی نوجوانوں نے ایمانی قوت سے متصف ہو کر دنیا کی کایا پلٹ دی۔ حدیث میں آتا ہے کہ بدر کے مقام پر جب دشمنِ رسول ابوجہل جو کفار کے لشکر کا سالارِ اعظم تھا بڑے جاہ وحشمت کے ساتھ میدان میں نکلا اور اس کے اردگرد جرّار سپاہیوں کا پہرہ تھا تو انصار کے دو نوخیز نوجوانوں نے جن کی عمریں بیس اکیس سال سے زیادہ نہیں تھیں دشمن کی صفیں چیرتے ہوئے اُس پر اس تیزی کے ساتھ حملہ کیا کہ اُس کے پہرہ داروں کے دیکھتے دیکھتے اسے گرا کر خاک میں ملا دیا۔

پس اے عزیزو آپ اپنے آپ کو چھوٹا یا حقیر نہ سمجھیں۔ آپ کے اندر خدا کے فضل سے وہ برقی طاقت پنہاں ہے جو دنیا میں انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنی قدر وقیمت کو پہچانیں اور اپنے ایمان میں وہ پختگی اور اپنے علم وعمل میں وہ روشنی پیدا کریں جو سچے مومنوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ بے شک آپ اپنی عمر کے تقاضا کے ماتحت کھیلیں کودیں۔ ورزشی اور تفریحی باتوں میں حصّہ لیں۔ اور دنیا کے کاروبار کریں مگر آپ کے دل میں ایمان کی شمع ہر وقت روشن رہنی چاہیئے۔ اور نماز اور دعا کے ذریعہ آپ کے دل کی تاریں ہر لحظہ خدا کے ساتھ اس طرح بندھی رہیں کہ جُدا ہونے کا نام نہ لیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بارہا سنا ہے کہ مومن کا اصل مقام یہ ہوتا ہے:-

دست با کار و دل با یار

یعنی سچّے مومن کی علامت یہ ہے کہ ہاتھ تو اس کا کام میں لگا ہوا ہو (خواہ یہ دنیا کا کام ہو یا دین کا) مگر اس کا دل ہر وقت خدا کے ساتھ بندھا رہے۔ یقیناً خدا کے تعلق کا بہترین ذریعہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال اور لاکھوں کروڑوں مومنوں کے تجربہ سے پتہ لگتا ہے یہی ہے کہ انسان کو خدا کے حضور دعاؤں میں گرے رہنے کی عادت ہو۔ اور ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کے باوجود اس کا دل اس یقین سے معمور رہے کہ جو کچھ ہوگا خدا کے فضل سے ہی ہوگا۔

پس اے میرے عزیزو خوب دل لگا کر اور سنوار سنوار کر نمازیں پڑھو اور دعاؤں کی عادت ڈالو اور ہر کام میں خدا کی نصرت کے طلب گار رہو۔ آپ لوگ نوجوان ہیں۔ آپ کے دل میں طبعاً دنیا کی ترقی کی اُمنگیں بھی ہوں گی اور اسلام دنیا میں ترقی کرنے سے نہیں روکتا۔ بلکہ قرآن مجید نے خود یہ دعا سکھائی ہے کہ:-

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃً وفی الآخرۃ حسنۃً وقنا عذاب النار

"یعنی اے ہمارے خدا تو ہمیں دنیا کی نعمتوں سے بھی حصّہ دے اور آخرت کی نعمتوں سے بھی حصّہ دے اور ہمیں دین ودنیا میں ناکامیوں اور مایوسیوں کی سوزش سے بچا کر رکھ"

مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے کہ خدام الاحمدیہ خدا کے فضل سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے اندر عام طور پر بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں لیکن یہ بیداری ابھی تک ایسی کامل بیداری نہیں ہے جس پر پوری تسلی کا اظہار کیا جا سکے۔ بعض جگہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور اتحاد کو سخت دھکا لگتا ہے۔ بعض نوجوان شہروں کی فضا سے متأثر ہو کر اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے میں سستی دکھاتے ہیں۔ اور بعض میں نمازوں کی وہ پابندی نہیں پائی جاتی جو احمدیت کا شعار ہے۔ اور بعض کا دنیاداری کی طرف حدِّ اعتدال سے زیادہ رجحان ہے۔ اور بعض خدام الاحمدیہ کے کام میں اتنی دلچسپی نہیں لیتے جتنی کہ انہیں لینی چاہیئے وغیرہ وغیرہ۔ ان سب سستیوں کو دور کرنا چاہیئے اور نہ صرف اپنے محاسبہ کی ذاتی [illegible] کو

دُور کرنا چاہیئے بلکہ اپنے دوستوں اور ہمسایوں پر نظر ڈال کر جس جس احمدی نوجوان میں کوئی اخلاقی یا دینی کمزوری پائی جائے اُسے علیحدگی میں سمجھا کر اور نصیحت کر کے اور غیرت دلا کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ درست ہے کہ بعض اوقات نظم و ضبط کو قائم رکھنے کے لئے یا زیادہ نقص کی صورت میں اصلاح کی غرض سے تعزیری کارروائی کرنی پڑتی ہے۔ مگر ہم لوگ چونکہ ایک **جمالی مامور و مرسل** کے دَور میں ہیں اس لئے ہمیں زیادہ تر محبت اور نصیحت اور غیرت دلانے سے اصلاح کا کام لینا چاہیئے اور سزا کی طرف صرف اُس وقت رجوع کرنا چاہیئے کہ جب اس کے سوا چارہ نہ ہو اور ایک خراب عضو کی وجہ سے دوسرے اعضا کے خراب ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے۔

حال ہی میں جو خدام الاحمدیہ کے مقامی اور علاقائی اجتماعوں اور تربیتی کورسوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے یہ سلسلہ خُدا کے فضل سے بہت ہی مبارک اور مفید نتائج پیدا کر رہا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں اکثر نوجوانوں میں کافی حرکت اور بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ سو اس سلسلہ کو مزید ترقی دینی چاہیئے تا کہ نوجوانوں میں علمی معلومات کے اضافہ کے علاوہ تنظیم اور قوتِ عمل اور اتحاد کی رُوح ترقی کرے۔ اور خدام کو چاہیئے کہ ایسے اجتماعوں میں بعض معمر بزرگوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو بھی شامل کر کے ان کی نصیحتوں سے فائدہ اُٹھائیں۔

خدام الاحمدیہ کے اجتماعوں اور تربیت کی کلاسوں کے تعلق میں مَیں اس بات پر خاص زور دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے نوجوانوں کو **تقریر اور تحریر** میں خاص مہارت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو **زبان اور قلم** کے دو زبردست آلے عطا کئے ہیں اور اس زمانہ میں ان کی قدر و منزلت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے اور دین و دُنیا میں کامیاب زندگی گذارنے کے لئے زبان و قلم کا اچھا استعمال بہت ضروری ہو گیا ہے۔ مَیں اُس زمانہ میں بچّہ تھا مگر مجھے آج تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرّب صحابی **حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی** کا تقریر و تحریر میں کمال نہیں بھولتا۔ اُن کی **زبان اور قلم** دونوں میں غضب کا جادو تھا۔ اور ان کی تقریر سننے والا اور تحریر پڑھنے والا گویا وجد میں آجاتا تھا۔ اگر ہمارے بچے اور ہمارے نوجوان بچپن اور نوجوانی کی عمر سے ہی اپنے ان دو فطری جوہروں کو مشق کے ذریعہ اُجاگر کرنے کی کوشش کریں تو وہ ملک و ملت کے بہترین خادم بلکہ اگر خدا کا فضل شامل حال ہو تو خادم سے **مخدوم** بن سکتے ہیں۔

مَیں اس جگہ خدام الاحمدیہ سے **اسلامی پردے** کے متعلق بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں خواہ یہ موقعہ بظاہر اس کے لئے لاتعلق ہی سمجھا جائے۔ مَیں اس مردانہ اجتماع میں پردے کا ذکر اسلئے کرنے لگا ہوں کہ **اوّل** تو پردہ میں **غضِّ بصر** والا حصہ مردوں سے بھی برابر کا تعلق رکھتا ہے کیونکہ غضِّ بصر اسلامی پردے کی رُوح ہے جو سب کے لئے یکساں ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ موجودہ بے پردگی کے دَور میں **غضِّ بصر** کے حکم پر بڑی احتیاط اور مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں اور کسی **غیر محرم عورت** کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں اور اگر کبھی اتفاقاً نظر اٹھ جائے تو فوراً نظریں نیچی کر لیں۔ اس سے انشاء اللہ ان کے اندر **تقویٰ کی رُوح** ترقی کرے گی اور ان کے نفسوں میں غیر معمولی پاکیزگی پیدا ہوگی اور ضبطِ نفس کا مادہ بڑھیگا۔ اور ان کا کیریکٹر بلند ہو جائے گا۔ **دوسرے** خدام الاحمدیہ کو یہ بھی چاہیئے اور یہ ایک بڑی ضروری قومی خدمت ہے کہ اگر ان کی بہنیں یا دوسری قریبی رشتہ دار لڑکیاں ہائی کلاسوں یا کالجوں میں پڑھتی ہوں اور وہ بیرونی فضا یا آزاد صحبت کے اثر کے ماتحت پردے کے معاملہ میں غیر محتاط ہو رہی ہوں تو نصیحت اور مناسب نگرانی کے ذریعہ ان کے **اِس غیر اسلامی رجحان** کو روکیں۔ اسلامی پردہ عورتوں کی تعلیم اور ترقی میں ہرگز روک نہیں بنتا۔ اسلام صرف زینت کے برملا اظہار اور مردوں اور عورتوں کے ناواجب اختلاط کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے۔ اور اس میں غیور احمدی نوجوانوں کو ہمارا ہاتھ بٹا کر ثواب کمانا چاہیئے۔

خدام الاحمدیہ میں ایک شعبہ خدمتِ خلق کا بھی ہے۔ یہ شعبہ بھی بڑا مبارک اور اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق آپ لوگ "خلق" کے مفہوم میں انسانوں کے علاوہ جانوروں تک کو بھی شامل کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک فاحشہ عورت نے ایک ایسے پیاسے کُتّے کو پانی پلایا جو پیاس کی شدت کی وجہ سے مر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسی نیکی کی وجہ سے اسے بخش دیا۔ اور یہ تو مجھے کہنے کی ضرورت نہیں کہ **خدمتِ خلق** میں صرف احمدیوں کی خدمت ہی ملحوظ نہ رکھی جائے بلکہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بار بار تاکید فرما چکے ہیں یہ خدمت ذلی خلوص کے ساتھ ساری قوموں اور ساری ملتوں تک وسیع ہونی چاہیئے۔ اور احمدی غیر احمدی۔ عیسائی۔ ہندو۔ سکھ بلکہ کسی مذہب کے ادنےٰ سے ادنےٰ فرد کو بھی اِس سے باہر نہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ سب خدا کی مخلوق ہونے کی وجہ سے **"خلق"** کے مفہوم میں شامل ہیں۔ میں تو بعض اوقات اپنے ذوق کے مطابق خدام الاحمدیہ کے معنے ہی یہ کیا کرتا ہوں کہ وہ احمدی نوجوان جو **ساری دُنیا کے خادم** ہیں۔ اِس خدمت میں یقیناً ہر مذہب و ملت کے یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت اور غریبوں اور بیماروں اور مصیبت زدوں کی خدمت بدرجہ اولیٰ شامل ہے۔

مگر ایک بات اس خدمتِ خلق میں ضرور ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ جہاں کوئی بڑا حادثہ سیلاب وغیرہ کی صورت میں وسیع پیمانہ پر پیش آئے تو وہاں انفرادی خدمت بجا لانے کی بجائے بہتر طریق یہ ہوگا کہ اپنی خدمات علاقہ کے سرکاری افسروں کو پیش کر دی جائیں تا کہ ایک تنظیم کے ماتحت یکجائی طور پر وسیع پیمانہ پر خدمت ہو سکے۔

خدام الاحمدیہ کے کاموں میں ایک خاص کام **وقارِ عمل** بھی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اب اس کام کی طرف جماعت کے ایک حصہ میں پہلے جیسی توجہ نہیں رہی۔ حالانکہ یہ کام نہ صرف بہت مفید ہے اور اس سے ملک و ملت کی خدمت بجا لانے کا بہت عمدہ موقعہ ملتا ہے بلکہ اس کام میں حصہ لینے والوں کا ذاتی کیریکٹر بھی بنتا ہے۔ اور تکبر اور بڑائی کا خیال دُور ہو کر اخوت اور مساوات اور ہاتھ سے کام کرنے کی رُوح ترقی کرتی ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ اس کام میں ہرگز سستی نہ پیدا ہونے دیں اور جہاں بھی کوئی ایسی خدمت کا موقعہ پیدا ہو **وقارِ عمل** کے ذریعہ فوراً آگے آجائیں اور اپنی ظاہری حیثیت اور اپنے سوشل مقام کو بھول کر مزدوروں کی طرح کام کریں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی موقعوں پر مسجدوں کی تعمیر میں یا جہاد کی کارروائیوں میں عام مزدوروں کی طرح کام کیا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ انتہائی انکساری سے فرماتے ہیں کہ :۔

"میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک **نالائق مزدور** سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا ہے۔ پس اُس خدائے قادر و کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ **اِس مُشتِ خاک** کو اس نے باوجود اِن تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔"

پس جب ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو سرورِ کونین اور شہنشاہ دو عالم تھے اور ہمارے سالارِ قافلہ حضرت مسیح موعود جو حضور کے نائب اور مسیح محمدی تھے ایک مزدور کا لباس پہننے میں کوئی عیب نہیں دیکھتے بلکہ اس خدمت کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں تو ہمیں جو آپ کے ادنےٰ خدام ہیں خدا کے رستے میں خدمتِ خلق کے لئے بیلچہ ہاتھ میں لے کر اور مٹی کی ٹوکریاں سر پر اٹھا کر مزدور بننے میں کیا عذر ہو سکتا ہے؟

بس اسی پر میں اپنے اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے اِس اجتماع کو دین و دنیا کے لحاظ سے بابرکت کرے اور آپ کا ربوہ میں چند دن کا قیام مفید نتائج پیدا کرنے والا ثابت ہو۔ اور جب آپ یہاں سے واپس جائیں تو آپ کی جھولیاں خدا کے فضل اور رحمت سے بھری ہوئی ہوں۔ اٰمین یا ارحم الراحمین ۔ فقط والسلام

خاکسار :۔ مرزا بشیر احمدؒ ربوہ ۲۰/۱۰/۶۱

درخواست دُعا

خاکسار کے والد محترم محمد ظہور خاں صاحب پٹیالوی بدستور بیمار چلے آرہے ہیں۔ درمیان میں معمولی افاقہ ہوا تھا۔ اب پھر بعارضہ بخار کھانسی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منظور احمد خاں دار الصدر شرقی ربوہ)

انصاراللہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اجتماع کا دوسرا دن — ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۱ء

(قسط نمبر ۳)

ریکارڈ شدہ تقاریر اور دستاویزی فلم

مؤرخہ ۲۸ اکتوبر کو مغرب کے وقت تک تفریحی ورزشی مقابلے مکمل ہونے کے بعد پہلے انصار نے کھانا کھایا بعد ازاں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے باجماعت ادا کرنے کے بعد سب مقام اجتماع میں پھر آ جمع ہوئے۔ کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے دوران مکرم قاضی عزیز احمد صاحب کارکن نظارت تعلیم نے ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ریکارڈ شدہ روح پرور افتتاحی خطاب اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ کا بیان کردہ پُر معارف درس قرآن سنایا۔ ہر چند کہ احباب مؤرخہ ۲۷ اکتوبر کے افتتاحی اجلاس میں خود براہ راست افتتاحی خطاب اور درس قرآن سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہو چکے تھے۔ تاہم ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے انہیں دوبارہ سن کر وہ ایک بار پھر اُن سے پہلے ہی کی طرح محظوظ ہوئے۔

سوا سات بجے شب کے قریب مکرم اعجاز احمد صاحب آف دوالمیال نے سات منٹ کی ایک رنگین دستاویزی فلم دکھائی جو جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے نہایت خوبصورت اور دلکش مناظر پر مشتمل تھی۔ اس میں جلسہ گاہ کے عام نظاروں کے علاوہ جلسہ گاہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری حضور کی تقریر اور جلسہ سالانہ سے متعلق متعدد دیگر مناظر بہت سلیقے سے پیش کئے گئے تھے۔ احباب نے یہ دستاویزی فلم نہایت شوق اور دلچسپی کے ساتھ دیکھی۔ بعد ازاں ساڑھے سات بجے کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔

اجلاس ششم

اجتماع کا اجلاس ششم مؤرخہ ۲۸ اکتوبر کو مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے بعد آٹھ بجے شب کے قریب مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ آغاز کار مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے قرآن مجید کے ایک رکوع کی تلاوت کی۔ بعد ازاں کوئٹہ کے مکرم نواب دین صاحب نے کلام محمود میں سے حضور کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

مرکز کو مالی لحاظ سے مستحکم بنانے کی ضرورت

بعدہ سب سے پہلے مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک ناظم اعلیٰ مجالس انصاراللہ سابق سندھ، بلوچستان و کراچی نے انصار سے خطاب فرمایا اور مرکز کو مالی لحاظ سے مستحکم بنانے کی پُر زور تحریک فرمائی۔ آپ نے آمد و خرچ کے متعلق گذشتہ کئی سالوں کے اعداد و شمار پیش کر کے بتایا کہ مجلس مرکزیہ کا کام بفضلہ تعالیٰ سال بہ سال بڑھ رہا ہے لیکن اس کے بالمقابل آمد میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا۔ آپ نے کہا اگر صورت حال اسی طرح رہی تو پھر اہم تربیتی اور اصلاحی کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ آپ نے نمائندگان پر زور دیا کہ وہ یہ عہد کریں کہ وہ واپس جا کر مستعدی اور مداومت کے ساتھ چندوں کی وصولی کریں گے اور اس بات کی پوری کوشش کریں گے کہ ان کی مجلس میں کوئی ایک رکن بھی ایسا نہ رہے جو بقایا دار ہو۔

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان قربانیاں

بعدہٗ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کراچی نے دین کی خاطر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان قربانیوں پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی جس میں آپ نے علی الخصوص حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جذبۂ خدمت اسلام اور فدائیت و جاں نثاری کے عظیم الشان نمونے پیش کئے اور پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان بزرگ و جلیل القدر اصحاب کو قبولیت کی جو سند عطا فرمائی اور جن شاندار الفاظ میں ان کی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا انہیں بھی پڑھ کر سنایا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانیوں کا یہ تذکرہ سامعین کے لئے بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ اور انہوں نے ایک خاص روحانی کیف و سرور کے عالم میں اسے سنا۔

تقسیم انعامات

ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے مختلف تفریحی و ورزشی مقابلوں میں اوّل اور دوم آنے والے انصار اور ٹیموں میں نیز سال رواں کے مقابلہ جات تعلیمی میں امتیاز حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس موقع پر حسب ذیل ٹیموں اور انصار نے صدر محترم سے انعامات حاصل کئے۔

مقابلہ جات ورزشی بر موقع سالانہ اجتماع

والی بال:۔

اوّل — ربوہ

دوم — کراچی

رسہ کشی:۔

اوّل — کراچی

دوم — ربوہ

روک دوڑ:۔

اوّل — محمد شفیع خانصاحب کراچی

دوم — قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر

۱۰۰ گز دوڑ:۔

اوّل — ملک فتح محمد صاحب ربوہ

دوم — چوہدری شبیر احمد صاحب ربوہ

کلائی پکڑنا:۔

اوّل — رائے عبدالرحمٰن صاحب منگلہ

دوم — چوہدری عبدالحق صاحب حقانی ربوہ

مشاہدہ و معائنہ:۔

اوّل — محمد شفیع خانصاحب کراچی

دوم — مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی اور ابوالمنیر نورالحق صاحب ربوہ

تقریری مقابلہ بر موقع سالانہ اجتماع

اوّل — محمد شفیع خانصاحب کراچی

دوم — چوہدری شبیر احمد صاحب ربوہ

مقابلہ جات تعلیمی ۱۹۶۰-۶۱ء

سہ ماہی اوّل:۔

اوّل — خواجہ عبید اختر صاحب دارالصدر شرقی ربوہ

دوم — حاجی عبدالکریم صاحب کراچی

سہ ماہی دوم:۔

اوّل — میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم ایس سی ربوہ

دوم — مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ

سہ ماہی سوم:۔

اوّل — میاں عطاء الرحمٰن صاحب ایم ایس سی۔ ربوہ

دوم — چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ

سہ ماہی چہارم

اوّل — پیر اللہ بخش صاحب تسنیم

مقابلہ تعلیمی برائے اطفال الاحمدیہ:۔

اوّل — رضی اللہ خان جماعت دہم دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

دوم — سید محمد مبشر شاہد دارالرحمت شرقی ربوہ

ان ہر دو طلبہ کو علی الترتیب پوری کتب اور نصف کتب وظیفہ کی شکل میں بطور انعام دی گئیں۔

(باقی)

شاہنشہی گدائیِ کوئے محمدؐ است

موسیٰ وشی تجلّیِ روئے محمدؐ است
عیسیٰ دمی تنفّسِ خوئے محمدؐ است

اسکندرے چشید اگر قطرہ خضر شود
آبِ حیات دُردِ سبوئے محمدؐ است

شاہنشہی مزاجِ گدائی ازو گرفت
شاہنشہی گدائیِ کوئے محمدؐ است

بر آں جناب مجد و شرف اختتام یافت
اخلاقِ عالیہ گلِ بوئے محمدؐ است

تنویرِ آں کمال کمال است مستند
گر نسبتِ کمال بسوئے محمدؐ است

درخواست دعا:۔ خاکسار عرصہ سے اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے صاحب فراش ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (مرزا حمید احمد ربوہ)

وعدہ تحریک جدید پیش کرنے میں اولیت کا مقام حاصل کرنیوالوں کی

تازہ فہرست

(گزشتہ سے پیوستہ):-

نمبر	نام	روپے
۱	حضرت ام مظفر صاحبہ (بیگم حضرت مرزا شبیر احمد صاحب)	۱۰۰/-
۲	حضرت مرزا ناصر احمد صاحب مع بچگان	۲۲۰/-
۳	سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ (بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب)	۱۰۵/-
۴	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مع اہل وعیال	۱۲۹/-
۵	سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب	۲۵/-
۶	جماعت احمدیہ جھنگ صدر بذریعہ مکرم محمد شبیر احمد صاحب امیر جماعت	۲۱۴/-
۷	مکرم حکیم محمد عمر صاحب تحریک جدید کوارٹر ربوہ	۵۰/-
۸	مکرم مرزا محمد اسمٰعیل صاحب جمن مع اہلیہ صاحبہ	۹۲/-
۹	مکرم رانا محمد اجمل خانصاحب گجرات	۲۵/-
۱۰	حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی	۲۷۵/-
۱۱	مکرم چوہدری فرزند علی صاحب مع اہل وعیال	۱۱۵/-
۱۲	مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب مع اہل وعیال	۴۳/-
۱۳	مکرم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری مع اہلیہ صاحبہ	۷۶/-
۱۴	مکرم ڈاکٹر احمد علی صاحب لاہور	۳۱/-
۱۵	جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی بذریعہ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب بی اے مکرم ملک عمر علی احمد صاحب امیر جماعت	۲۷۴/-
۱۶	جماعت احمدیہ چک ۱۶۹ مراد چوہدری علی شیر صاحب پریذیڈنٹ	۳۱۹/-
۱۷	مکرم محمد اشرف صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۵/۸
۱۸	مکرم مستری محمد احمد صاحب منور ربوہ	۱۳/۶
۱۹	مکرم محمد اصغر صاحب قمر دارالصدر شرقی ربوہ	۶/-
۲۰	جماعت احمدیہ گجرات بذریعہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت	۱۲۹۹
۲۱	جماعت احمدیہ موہلکی (گوجرانوالہ) بذریعہ چوہدری سردار خان صاحب	۱۹۱/۱۲
۲۲	مکرم علی احمد صاحب کرتو (شیخوپورہ)	۴۸/۸
۲۳	جماعت احمدیہ کوچک (گوجرانوالہ)	۷۲/۱۰
۲۴	مکرم چوہدری نور محمد صاحب گرداور قانونگو	۵۲/-
۲۵	مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب ڈھاکہ چھاؤنی	۳۲۵/-
۲۶	جماعت احمدیہ ہیکم کوٹ بذریعہ مکرم حکیم مولوی نظام دین صاحب صدر جماعت	۳۲/۷
۲۷	جماعت احمدیہ نصیرہ (گجرات) بذریعہ غلام مصطفٰے صاحب	۵۰/۱۵
۲۸	جماعت احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر بذریعہ مکرم امیر عالم صاحب امیر جماعت	۳۷۲/-
۲۹	مکرم محمد صادق صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۵/-
۳۰	جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم عبدالکریم صاحب سیکرٹری تحریک جدید	۲۹۵۳/۲
۳۱	مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب چک ۵۰۲ ج ب	۱۲/-
۳۲	مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب	۲۷/۴
۳۳	مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب چک ۹۶ گ ب	۲۹/۴
۳۴	مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی	۲۳/۳
۳۵	جماعت احمدیہ پاکپتن بذریعہ مکرم غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت	۲۲۶/۸
۳۶	مکرم چوہدری سعادت احمد خان صاحب وکالت مال ربوہ	۲۳/۱۰
۳۷	مکرم محمد بیدار عبدالمنان صاحب افسر حفاظت ربوہ	۶/-
۳۸	جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ منگلا بذریعہ مکرم عبیداللہ سیکرٹری مال	۵۱۵/۱۱
۳۹	جماعت احمدیہ چک ۵۰۸ ج ب بذریعہ عبدالکریم خانصاحب	۱۷۲/۵
۴۰	جماعت احمدیہ چک ۳ ج ب لائلپور	۳۶/۸
۴۱	مکرم مولوی فضل الدین صاحب بنگوی لائلپور	۳۰/۹
۴۲	جماعت احمدیہ چک ۸۴ ج ب لائل پور	۲۹۷/۳
۴۳	مکرم شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	۲۵/-
۴۴	جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا	۳۰۲/۶
۴۵	مکرم احمد دین صاحب خادم وکالت مال ربوہ	۱۰/۸
۴۶	مکرم ماسٹر محمد انور صاحب فیض پور کلاں شیخوپورہ	۲۳/-
۴۷	مکرم میاں سراج الدین صاحب مرادو والی گجرات	۲۶/۴
۴۸	جماعت احمدیہ آئنہ کرم پورہ سید والا شاہ صاحب	۱۵۴/۱۲
۴۹	جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا چوہدری ہدایت اللہ صاحب	۹۹/-
۵۰	مکرم جمیل الرحمٰن صاحب خلیل انسپکٹر بیت المال	۷/۴
۵۱	مکرم چوہدری اکبر علی صاحب خانوالی گجرات	۵/۴
۵۲	مکرم سید محمد امین شاہ صاحب کھوتووالی	۳۹/۹
۵۳	جماعت احمدیہ بھیلو گجرات بذریعہ مکرم محمد افضل خانصاحب صدر جماعت	۲۱۷/۸
۵۴	سید منعم الحسن صاحب کارکن وکالت مال ربوہ	۱۱/۲
۵۵	مکرم جمعدار محمد نصیب صاحب عارف کوٹ	۱۹۰/-
۵۶	جماعت احمدیہ سنجر چانگ بذریعہ ڈاکٹر محتشم عبداللہ صاحب	۲۱۹/-
۵۷	جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ بذریعہ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب	۹۹۱/۱۴
۵۸	شیخ رحمت اللہ صاحب دفتر وکالت مال معہ اہل وعیال صدر جماعت	۱۶/-

یکم نومبر اور خدام!

یکم نومبر ۱۹۶۱ء سے خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا آغاز ہو گیا ہے۔ خدام کا ایک اہم فرض مجلس کی مالی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ عطیہ تعمیر کے علاوہ خدام نے صرف دو واجب چندے ادا کرنے ہیں یعنی چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع۔ جن کی شرح حسب ذیل ہے۔

چندہ مجلس: (۱) برسرروزگار خدام سے ماہوار آمد کا ایک فیصد (۱٪) ماہوار (۲) مڈل تک کے طالب علموں سے ۱۵ نئے پیسے ماہوار (۳) مڈل سے اوپر (ہائی اور کالج) کے طالب علموں سے ۳۰ نئے پیسے ماہوار

چندہ سالانہ اجتماع: ہر خادم کم از کم ایک روپیہ سالانہ ادا کرے گا۔ لیکن ۱۰۰/- روپے ماہوار سے زائد آمد رکھنے والے خدام ماہوار آمد کا ایک فیصد (۱٪) سالانہ بطور چندہ سالانہ اجتماع ادا کریں گے۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ ابتدائے سال سے ہی اراکین چندوں کی ادائیگی کی طرف اور عہدیداران چندوں کی وصولی کی طرف پوری پوری توجہ دینا شروع کر دیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مستقل کمیشن پاکستان نیوی

امتحان ۳ تا ۶ جنوری ۱۹۶۲ء کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ میں۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ (فزکس و ریاضی) یا سینئر کیمبرج غیر شادی شدہ عمر ۱/۷/۶۲ کو ۱۷ تا ۲۰۔ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۱۵/۱۲/۶۱ (دیباچہ ۲۹/۱۰/۶۱) ناظر تعلیم ربوہ

عبدالمومن صاحب شاہین متعلم جامعہ احمدیہ متوجہ ہوں

عبدالمومن صاحب شاہین متعلم جامعہ احمدیہ ابن مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب بنگالی راولپنڈی جامعہ احمدیہ سے بغیر اطلاع غیر حاضر ہیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

مصباح کا تربیت اولاد نمبر

اس مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مصباح کا تربیت اولاد نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ لہذا یکم دسمبر کو پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ دسمبر اور جنوری دو ماہ کا اکٹھا پرچہ شائع کیا جائیگا۔ مضمون لکھنے والی بہنیں اس نمبر کے لئے دلچسپ معلومات افزاء آسان اور عام فہم مضامین بھجوائیں۔ بچوں کی نفسیات۔ تربیتِ اولاد کے اسلامی اصول۔ بچہ کی نشوونما اور اس کی تعلیم کے طریقوں پر خاص طور پر روشنی ڈالی جائے۔

اگر کوئی بہن بھائی اس نمبر کو دلچسپ اور مفید بنانے کے لئے تجاویز بھیجنا چاہیں تو ۲۰ نومبر تک بھیج دیں۔ اس نمبر میں خاص حصہ کشیدہ کاری اور خانہ داری کا بھی ہوگا۔ اس کے لئے بھی بہنوں سے خاص تعاون کی درخواست ہے۔ لیکن اس سے پہلے مصباح کی کشیدہ کاری و دسترخوان نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے یہ احتیاط مدنظر رکھی جائے کہ مضامین اور نمونوں میں تکرار نہ ہو۔

(مدیرہ مصباح)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ صاحبہ تین چار روز سے ٹانگ کے شدید درد میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی چچی صاحبہ اور چچا زاد بھائی بھی بیمار ہیں۔ ان سب کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے

مبارک احمد کارکن نظارت تعلیم ربوہ

آف کاٹھ گڑھ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۶۹ :- میں خالد ہاشمی ولد سید محمد صادق ہاشمی قوم سید ہاشمی پیشہ ڈاکٹری عمر تقریباً اٹھائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن عارف والا ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ بیس جولائی سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ ڈاکٹری مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف خالد ہاشمی ولد سید محمد صادق صاحب ہاشمی عارف والہ ۲۰/۷/۶۱

العبد :- خالد ہاشمی ۲۰/۷/۶۱

گواہ شد :- بشیر احمد ولد عبدالغنی۔ ایس وی ٹیچر ٹاؤن کمیٹی عارف والہ ضلع منٹگمری ۲۰/۷/۶۱

گواہ شد :- سید ولایت شاہ ابن سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۲۰/۷/۶۱

نمبر ۱۶۲۷۰ :- میں مبارک احمد ولد چوہدری ہدایت علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت شرقی میں ہے۔ جو دس مرلہ زمین پر تعمیر ہے۔ اس میں ہم چار بھائی مساوی حصہ دار ہیں۔ اس مکان کی تعمیر پر چار ہزار روپیہ خرچ ہوا تھا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ -/۱۲۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد اور حصہ جائیداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری آمد میں کمی بیشی ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- مبارک احمد دفتر خزانہ ربوہ ۲۰/۷/۶۱

گواہ شد :- نور احمد سپرنٹنڈنٹ دفتر خزانہ وصیغہ امانت ۲۰/۷/۶۱

گواہ شد :- محمد عبداللہ قریشی آشیانہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۲۰/۷/۶۱

نمبر ۱۶۲۷۳ :- میں مسماۃ مراد بی بی زوجہ چوہدری بدر دین قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۴ء ساکن چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ ۱۰۰ گ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الوصول ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت وصیت سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ :- مسماۃ مراد بی بی اہلیہ چوہدری بدر دین صاحب چک ۹۶ گ ب مرزا ضلع لائلپور نشان انگوٹھا وارث۔

گواہ شد :- مجید احمد ولد چوہدری نواب دین صاحب کارکن دفتر خزانہ و امانت ربوہ ضلع جھنگ۔ بیٹا موصیہ مذکورہ

گواہ شد :- بقلم خود فیروز الدین پنشنر امرتسری۔ انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۶۲۶۵ :- میں شہناز اختر زوجہ مبارک احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن عارف والا ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں موجودہ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے (۲) کانٹے ایک جوڑی وزن ایک تولہ قیمت -/۱۳۰ روپے (۳) ایک عدد ہار طلائی وزن ڈیڑھ تولہ قیمت -/۱۹۵ روپے (۴) چوڑیاں دو عدد وزن دو تولہ قیمت -/۲۶۰ روپے میزان -/۵۸۵ روپے۔

کل میزان بمعہ حق مہر -/۱۰۸۵ جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا جائداد کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا اور کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ شہناز اختر زوجہ مبارک احمد عارف والا مکان نمبر ای جی ضلع منٹگمری

گواہ شد۔ مبارک احمد ولد حسن دین مکان نمبر ۵۱ عارف والا ضلع منٹگمری۔

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۲۸۱ :- میں بشریٰ مسعود زوجہ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن عارف والا ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے (۲) زیور طلائی ایک جوڑی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۳۰ (۳) زیور طلائی ہار ایک عدد وزنی دو تولے مالیتی -/۲۶۰ (۴) زیور ڈاکٹر ایک عدد وزنی ۶ ماشے قیمت -/۶۵ (۵) زیور والیاں ایک جوڑی وزنی ۹ ماشے مالیتی -/۱۰۰ کل میزان -/۵۵۵ بمعہ حق مہر مبلغ -/۱۵۵۵ روپے ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف مبارکہ بیگم ولد میاں حسن دین نائب خدام الاحمدیہ مکان ۵۱/۶ عارف والا ضلع منٹگمری ۲۱/۷/۶۱

الامۃ۔ بشریٰ مسعود زوجہ ڈاکٹر عبدالرؤف عارف والا مکان نمبر ۶/۲ ضلع منٹگمری

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر عبدالرؤف ولد حسن دین صاحب خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۶۲۸۵ :- میں عبدالعزیز ولد عبدالکریم قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اس وقت ۴۰ کنال اراضی چک نمبر ۲۰۹ R-B تحصیل و ضلع لائلپور میں ہے جو میری ملکیت ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۶۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت سو روپیہ ماہوار ہے۔ نیز مبلغ پچاس روپے الاؤنس ماہوار تحتسب جمع مہنگائی الاؤنس تین روپے ماہوار کل ڈیڑھ صد روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد۔ عبدالعزیز ولد عبدالکریم دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد محمد اسلم ایاز رومی ساکن محلہ دارالصدر شرقی۔ ربوہ

گواہ شد امیر احمد کلرک دفتر امور عامہ دارالصدر شرقی ربوہ ۷/۵/۶۱

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

"کشمیر کا مسئلہ بہت جلد حفاظتی کونسل میں پیش کر دیا جائے گا"

"حکومت پاکستان کشمیر کا تعطّل ختم کرنے کی خواہاں ہے"

راولپنڈی ۳ر نومبر۔ وزارت امور کشمیر کے انچارج ڈپٹی سیکرٹری مسٹر اے ایچ خاں نے کل بتایا کہ حکومت پاکستان کشمیر کا مسئلہ بہت جلد اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں پیش کر دے گی۔ آپ نے کہا کہ اب حکومت پاکستان کی متعلقہ وزارتیں اس مسئلہ کا مطالعہ کر رہی ہیں۔

مسٹر اے ایچ خاں نے بتایا "آزاد کشمیر میں ایک منتخب حکومت قائم ہو چکی ہے اور اس کی خواہش ہے کہ دوسرے ممالک اسے تسلیم کر لیں چنانچہ مسئلہ کشمیر کی نوعیت بدل گئی ہے۔ اب حکومت آزاد کشمیر کو ایک مقامی حکومت کی حیثیت حاصل نہیں رہی کشمیری عوام کی یہ جائز نمائندہ حکومت اپنے وطن کو غیر ملکی تسلط سے نجات دلانے کی کوشش کر رہی ہے"۔

ایک سوال پر مسٹر اے ایچ خاں نے کہا "حکومت پاکستان کشمیر کے مسئلہ پر موجودہ تعطل کے خاتمے کی خواہاں ہے اور اسے بھارت کی اس رائے سے بالکل اتفاق نہیں کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ آپ نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ بدستور موجود ہے اور اس پر بحث کیلئے مناسب ترین جگہ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل ہی ہے۔

یاد رہے کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کے نمائندہ کی حیثیت سے ڈاکٹر گراہم ۱۹۵۸ء کے اوائل میں پاکستان اور بھارت آئے تھے انہوں نے مارچ ۱۹۵۸ء میں اپنی رپورٹ حفاظتی کونسل میں پیش کی تھی اسکے بعد سے حفاظتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ زیر بحث نہیں آیا۔ کونسل کو آج تک ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر غور کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوئی۔

طبیعات اور کیمسٹری کے نوبل پرائز

سٹاک ہوم ۲ر نومبر۔ سویڈن کی سائنس اکیڈمی نے کل ۱۹۶۱ء کا طبیعیات کا نوبل پرائز امریکی سائنسدان رابرٹ ہافسٹڈٹر اور جرمن سائنسدان روڈلف موسباؤر کو دیا ہے۔ انعام دونوں سائنسدانوں میں برابر برابر تقسیم کیا جائے گا۔ امریکی سائنسدان کو ایٹم کے بارے میں اور جرمن سائنسدان کو گاما شعاعوں کے بارے میں تحقیقات کرنے اور انکشاف کرنے کے بدلے میں انعام دیا گیا ہے۔ اس سال نوبل پرائز قریباً پنتالیس ہزار ڈالر کے برابر ہے اس سال کیمسٹری کا نوبل پرائز پروفیسر کالوین کو دیا گیا ہے۔ یہ انعام بھی پنتالیس ہزار ڈالر کے قریب ہے۔

ترکیہ کے سفارت خانوں کے چھ افسر برطرف

انقرہ ۳ نومبر۔ حکومت ترکیہ نے کرنل الپ ارسلان ترکش اور آپ کے پانچ ساتھیوں کو ترکیہ کے مختلف سفارت خانوں میں مشیروں کے عہدے سے برطرف کر دیا ہے۔ حکومت نے بتایا ہے کہ ان چھ افسروں کو گذشتہ پیر کے روز پیرس میں ایک پریس کانفرنس منعقد کرنے کے الزام میں برطرف کیا گیا ہے۔ کرنل الپ ارسلان ترکش نئی دہلی سے پیرس گئے تھے۔ باقی افراد ماوہ برسلز، میڈرڈ، لزبن اور ہیگ سے آئے تھے۔

جنرل موسیٰ لندن روانہ ہو گئے

کراچی ۳ر نومبر پاکستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کل بذریعہ طیارہ لندن روانہ ہو گئے لندن سے آپ واشنگٹن جائیں گے جہاں آپ سیٹو کے فوجی ماہروں کی کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

تحریک جدید کی ایک عظیم الشان برکت

(بقیہ صفحہ اول)

یہ اسی روح کا نتیجہ ہے کہ ابھی نہ دفتر وکالت مال کے خطوط اور نہ انسپکٹران تحریک جدید جماعتوں میں پہنچنے پائے تھے کہ تین دن کے اندر اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ کے وعدے فراہم ہو گئے۔ الفضل مورخہ ۳۱ر اکتوبر کے اعلان کے نتیجے میں سب سے پہلا وعدہ جو دفتر ہذا میں موصول ہوا وہ لاہور سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا تھا جن کے دوسرے روز ہی آپ نے ۴۰۵/- روپے کا چیک بھی مرحمت فرما دیا۔ جزاہا اللہ تعالےٰ احسن الجزاء اسی طرح آپکے چیک کے موصول ہونے کے روز ہی لاہور سے نواب زادہ میاں عباس احمد خان صاحب کا وعدہ بقدر ۷۰۰/- روپیہ بھی موصول ہوا۔ اور آپ نے اپنے وعدہ میں اپنے والد ماجد حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی شامل فرما لیا ہے۔ فجزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

امید ہے اسی نیک جذبہ کے ماتحت جملہ جماعتوں میں مخلصین سرگرم عمل ہوں گے اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

خاکسار شبیر احمد
۲/۱۱/۶۱ وکیل المال اوّل

گمشدہ گھڑی

ایک گھڑی (فیورلوبا) اجتماع خدام الاحمدیہ کے ایام میں گم ہو گئی ہے جن صاحب کو ملی ہو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور فرمائیں۔
خالد ملک
فضل عمر ہوسٹل ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴